سرکاری رپورٹ

سولہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 2 اکتوبر 1996ء بمطابق 8 جمادی الاول 1417 ہجری (بروز بدھ)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲
۴۔	تحریک التواء نمبر ۴ منجانب سردار ستزام سنگھ	۳
۵۔	تحریک التواء نمبر ۵ منجانب سردار ستزام سنگھ	۵
۶۔	مسودہ قانون نمبر ۱ از طرف وزیر مال (منظور کیا گیا)	۸

جلد سولہواں

شمارہ دوئم

(الف)

1- جناب اسپیکر __________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ________ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی __________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) ______ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)
صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات ومنصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج واقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل وثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی وترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم للہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناءاللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسراراللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات وتعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈ واسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔	ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔	حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔	مولانا سید عبدالباری	پی بی ٦ پشین I
۳۱۔	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔	میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳٦۔	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔	مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔	مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔	سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔	سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔	سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔	مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔	مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 2 اکتوبر 1996ء بمطابق 8 جمادی الاول 1417ء ہجری

بروز بدھ بوقت گیارہ بجکر پچیس منٹ (صبح)

زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر جناب ارجن داس بگٹی صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ط وَاِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ہ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ط اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ط

ترجمہ:- جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردے اور عملاً وہ نیک اور مخلص ہو تو اس نے فی الواقع بھروسے کے قابل ایک بڑا مضبوط سہارا تھام لیا اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔ اب جو کفر کرتا ہے تو اس کا کفر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غمگین نہ کرے۔ ان سب کو ہماری ہی طرف تو پلٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں بتادیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ (وما علینا الا البلاغ)

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر ارجن داس بگٹی : سردار محمد اختر مینگل صاحب سوال نمبر 391 چونکہ سردار صاحب موجود نہیں ہیں۔ تمام سوالات اگلے سیشن کے لئے موخر کئے جاتے ہیں۔ رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں گے۔

سیکریٹری اسمبلی مسٹر اختر حسین خاں : میر اسرار اللہ خان زہری صاحب کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے آج 2 اور 3 اکتوبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب عبدالحمید خان اچکزئی صوبائی وزیر نے ناسازی طبعیت کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب سیکریٹری اسمبلی : ڈاکٹر عبد المالک ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب سیکریٹری اسمبلی : جناب سعید احمد ہاشمی اسپیشل اسسٹنٹ برائے چیف منسٹر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج 2 اور 3 اکتوبر 96ء کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب سیکریٹری اسمبلی : سردار اختر مینگل ایم پی اے نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : دو تحریک التواء آئی ہوئی ہیں تحریک التواء نمبر 4 منجانب سترام سنگھ صاحب اور جناب نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب نے مشترکہ پیش کی ہے۔ سردار سترام سنگھ صاحب تحریک التواء نمبر 4 پیش کریں۔

سردار سترام سنگھ تحریک التواء نمبر 4 : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ 21 ستمبر 1996 کو مقامی انتظامیہ اور فرنٹیئر کے اہلکاروں نے لنجو سفاری کے علاقے میں ایک قبرستان کا گھیراؤں کرکے وہاں سے ایک جنازے میں شریک افراد کو بلا جواز گرفتار کرکے انسانی، اخلاقی، اسلامی، قبائلی قدروں کو پامال کیا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی۔ جی سردار صاحب آپ کچھ بولنا چاہیں گے؟

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر گزشتہ کئی مہینوں سے ضلع ڈیرہ بگٹی میں وہاں

کی انتظامیہ اور وہاں کے فرنٹیئر کور کے اہلکار جو کچھ ان کی مرضی ہوتی ہے جو کچھ ان کے دل میں آتا ہے وہ کر لیتے ہیں وہ کبھی یہ نہیں سوچتے کے ہم لوگوں کو تحفظ دے رہے ہیں۔ جو ان کا آئینی حق ہے یا ان کے تحفظ کو پامال کر رہے ہیں جناب اسپیکر ان کی جائز ناجائز Activities میں وہاں کے لوگوں میں غم و غصہ کی سی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے مدنظر نہ تو کسی معمر بزرگ کی عزت ہے اور نہ کسی عورت اور بچے کی عزت ہے۔ اب وہ اس حد تک پہنچ چکے ہیں...... گھیراؤ کر کے ان افراد کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر میں قائد ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ قانون کے رکھوالوں کو تاکید کرے تاکہ وہ اس قسم کی قدروں کی وہ پامالی نہ کریں۔

مولانا عبدالباری : جناب یہ اہم نوعیت کا معاملہ ہے کیونکہ جنازے میں شریک افراد کو بھی معاف نہیں کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو انتظامیہ ہے وہ بالکل بے لگام ہے اب حالات اس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ یہاں پر کرپشن عروج پر ہے اور بیورو کریٹ بھی عروج پر ہیں وہ ان حالات کو سمجھتے ہیں حالات کی وجہ سے وہ نہ افراد وزراء کو مانتے ہیں نہ اپنے دفتری معاملات کو خود چلا سکتے ہیں اور جہاں تک فرنٹیئر کور کا مسئلہ ہے جناب اسپیکر یہ فرنٹیئر کور کی حیثیت آلہ کار کی ہے اصل حاکم تو یا مرکزی حکومت ہوتی ہے یا صوبائی حکومت ہوتی ہے تو فرنٹیئر کور اور ان کی اتنی طاقت اور ان کی اتنی جرات کہ جنازے میں جو ایک اسلامی عمل ہے اور ایک اسلامی فریضہ میں شریک افراد پر گولی بالکل ناجائز ہے ان کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے ان کے لئے حکومت کی طرف سے جتنا ایکشن ہو سکتا ہے کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان

قائد ایوان نواب ذوالفقار علی مگسی : جناب یہ جو تحریک اپوزیشن بنچز نے لائی ہے یہ ایڈ جرنمنٹ بنتی بھی ہے یا نہیں پچھلے اجلاس میں تین تحریک التواء لائے تھے جو آپ نے خلاف ضابطہ قرار دے دیں تھیں۔ اب بات کرنے کا فائدہ نہیں ہے

پہلے آپ ان کا فیصلہ کردیں کہ یہ ضابطہ کے مطابق ہیں بھی یا نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : کوئی بھی موشن سے پیش کرنا رولز کے مطابق ممبران کا حق ہے اس کی حکومت مخالفت کرسکتی ہے یا منظور کرسکتی ہے اس کے بعد میں اسپیکر اپنی رولنگ صادر فرماتے ہیں۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر لنجو سفلوی کے جو ریڈ کی بات ہے اس میں او جی ڈی سی کے تین ملازمین کو اغواء کیا گیا تھا اسی کے سلسلے میں یہ ریڈ Raids تھے جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ جنازے کے افراد پر انہوں نے کارروائی کی ہے لوگوں کو تنگ کیا گیا ہے ایف سی نے کارروائی کی۔ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ اور یہ کافی عرصے سے یہ اغواء ہوئے تھے اور اس پر کارروائی کی گئی تھی اور بازیاب کرانے کے لئے کافی جگہ پر ریڈ ہوتے رہے۔ جہاں تک یہ انظامیہ پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے بے حرمتی کی تھی یہ سراسر غلط الزام ہے۔

نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی : جناب نے سفاری کو کابل بنایا ہوا ہے اس پر ہر روز طالبان ریڈ کرتے رہتے ہیں۔ یہ وہاں پر طالبان نے بیسواں ریڈ کیا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اس وقت طالبان حالات جنگ میں ہیں ہم اس پر بات نہیں کرسکتے ہیں جب وہ کابل تک ٹھکانے لگ جائیں گے تو ہم بات کریں گے......

قائد ایوان : اس کا تو مولانا باری صاحب بتاسکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : رولنگ

اس علاقے میں کافی عرصے سے ایسے واقعات ہو رہے ہیں لہٰذا اس تحریک کو قاعدہ 72 بی کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

تحریک التواء نمبر5 منجانب سردار سترام سنگھ ڈوکی صاحب۔

ارجن داس بگٹی۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی۔

سردار سترام سنگھ ڈوکی : تحریک التواء نمبر5 میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

مورخہ 21 اگست 1996ء کو ڈیرہ بگٹی میں ملک کے نامور تین صحافیوں (1) ماجد فوز کوئٹہ (2) نصیر سلیمی کراچی (3) عطا الرحمان لاہور کو فرنٹیئر کور کی جانب سے محبوس رکھنے کے واقعہ پر اسمبلی کا اجلاس روک کر غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی۔ جی سردار صاحب آپ اس پر کچھ بولنا چاہیں گے۔؟

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر 21 اگست 1996ء کو ڈیرہ بگٹی میں ملک کے نامور اور قابل احترام تین صحافیوں کو ایف سی کے اہل کاروں نے غیر قانونی طور پر محبوس رکھا۔ جس سے نہ صرف وہاں کے لوگوں میں غم اور غصہ پھیلا بلکہ جناب اسپیکر صحافی اور صحافت جو ایک مقدس پیشہ ہے دنیا کے کسی بھی کونے کو لیں ہر معاشرے میں ہر طبقے میں صحافی کا ایک مقام ہے ہر فرد کی نگاہ میں وہ عزت کا مقام رکھتا ہے لیکن افسوس ہے کہ ایف سی کے دستوں کو اتنی چھٹی دے رکھی ہے کہ ان کے سامنے کوئی اعلیٰ روایت محفوظ نہیں رہی ہے جناب اسپیکر میں پر زور اس تحریک کے حوالے سے قائد ایوان کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ وہ اس واقعے کی تحقیقات کرائیں اور جو صحافیوں کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی ہونے ہے اس کا ازالہ کرائیں گے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر جیسے ابھی آپ نے خود فرمایا کہ وہاں کے حالات ایسے ہے کہ روٹین کی چیکنگ وغیرہ ہوتی رہتی ہے۔ اور چیک پوسٹ سارے سڑک کے اوپر لگائی ہوئی ہے۔ فرنٹیئر کور (ایف۔ سی) کی بھی لیویز کی بھی ہے۔ وہ روٹین کی چیکنگ کرتے رہتے ہیں۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے۔ شاید آپ بھی ان صحافیوں کے ساتھ تھے۔ اور آپ کو اس کا علم میرے سے اور سترام سنگھ سے زیادہ ہوگا۔ اگر آپ کی وضاحت کرے تو میں اس کی انکوائری ضرور کراؤں گا۔

نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی : جناب اسپیکر اگر واقعی صحافیوں کی تین گھنٹے وہاں رکھا گیا ہے۔ تو آپ کے علم میں ہونا چاہیئے کیونکہ آپ صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ اور آپ

ڈپٹی اسپیکر سے سوال کر رہے ہیں۔ اور یہ تو اور بھی واضح کر رہی ہے کہ وہاں رات کو کرفیو ہے۔ کیونکہ ان کو گرفتار کر کے (ایف - سی) نے اپنے کورٹ میں تین گھنٹے رکھا۔ جو رپورٹ آپ کو آپ کی (ڈی - سی) یا ہوم ڈیپارٹمنٹ یا کمشنر دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آپ کو غلط گائیڈ کرتے ہیں۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر جس طرح میں نے کہا کہ آپ خود اس موقع پر موجود تھے۔ تو آپ کو زیادہ علم ہوگا۔ میرے سے بھی اور سلیم بگٹی صاحب سے جہاں تک وہ کہہ رہے کہ ان کو تین گھنٹے رکھا گیا تھا۔ تو صحافی حضرات مجھ سے ملتے رہتے ہیں انہوں نے مجھ سے ایسی کوئی شکایت نہیں کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : کسی بھی معزز رکن کا یہ آئینی حق ہوتا ہے۔ کہ وہ تحریک التواء لاسکتا ہے۔ حکومت اس کی مخالفت کرتی ہے یا اس کو قبول کرتی ہے۔ بعد ازاں یہ اسپیکر کی صوابدیدی اختیارات ہے کہ وہ اس پر اپنی رولنگ دے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر میں نے رولنگ کی بات آپ سے نہیں کی۔ میرے خیال میں آپ میرے بات کو سمجھے نہیں۔ میں نے کہا کہ آپ اس کی وضاحت ہم سے بہتر کرسکتے ہیں کیونکہ آپ وہاں موجود تھے۔ آپ کو پتہ ہوگا کہ صحافی حضرات کو کتنے گھنٹے روکا گیا اور کیا ہوا۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر گزارش ہے کہ جو وزیر اعلیٰ صاحب فرما رہے ہیں۔ کہ آپ اس کی وضاحت کریں۔ یہ رولز اور ہماری اسمبلی کی روایات کے خلاف ہے کہ اسپیکر ایک چیز کی وضاحت کریں۔ وضاحت اسپیکر تو نہیں کرسکتا اس وقت وہ اسپیکر کی کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو کم از کم رول کا پتہ ہونا چاہئے روایات کا وزیر اعلیٰ صاحب اسپیکر صاحب وضاحت نہیں کرسکتے ہیں۔ آپ کا جو وزیر صاحب ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا جو آخر میں ناراض بیٹھا ہوا ہے اس سے پوچھ لیں۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب نے بڑی مزے دار بات کی ہے

لیکن جو بھی رولنگ اسپیکر صاحب دیتے ہیں وہ ناراض ہو کر اسمبلی سے چلے جاتے ہیں۔ کہ یہ کسی قسم کو رولنگ دے رہے ہیں اس وقت آپ کو احساس نہیں ہوتا رولنگ کا؟

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر ایک رولنگ ہوتی ہے وہ بے شک آپ کا کام ہوتا ہے۔ ایک وضاحت جو حکومت کا کام ہوتا ہے۔ حکومتی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ایک رولنگ ہے ایک وضاحت ہے۔ لفظ میں بھی فرق ہے معنی میں بھی معنی ہے۔ قہار صاحب ٹریژری بینچز والے اتنے اکثریت میں بیٹھے ہیں آپ سب کو اتنا علم نہیں کہ صحافیوں کے خلاف کیا ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : چونکہ اسپیکر کی کرسی غیر جانبدار ہوا کرتی ہے۔ میں محرک سے ایک بار پوچھوں گا کہ وہ پر ٹریس کرتے ہیں مزید کچھ بولنا چاہتے ہیں۔

جناب سترام سنگھ : جناب اسپیکر میں نے تو کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب ایکشن لے اور اس کی ازالہ کرائے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر ہم اس کی انکوائری کرائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قائد ایوان نے یقین دہانی کرا دی ہے ان کے یقین دہانی کے بعد محرک اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے۔

نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی : پوائنٹ آف آرڈر پچھلے اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو ڈیرہ بگٹی جا کر وہاں کرفیو کا جائزہ لینا تھا۔ اس کی ابھی تک رپورٹ نہیں آئی ہے۔ ویسے تو وہاں منسٹر صاحب کے ڈرائیور کو بھی گرفتار کیا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : چونکہ اس کمیٹی کی چیئرمین اسپیکر صاحب جو کوئٹہ سے باہر ہیں ان کے آنے پر یہ Put Up ہوگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سرکاری کارروائی برائے قانون سازی وزیر مال مسودہ قانون نمبر1 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر محمد اسلم بلیدی (وزیر مال) : جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کے مسودہ قانون مصدرہ 1994 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ 1994ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

وزیر متعلقہ اگر کوئی وضاحت فرمانا چاہیں۔

میر محمد اسلم بلیدی (وزیر مال) : جناب اسپیکر صاحب اززیبل ممبرز ٹریژی اینڈ اپوزیشن سرکاری اراضی کو باقاعدہ الاٹمنٹ کے لئے بلوچستان نے ایک لینڈلیز پالیسی نوٹیفکیشن نمبر868490 مورخہ 15 1988ء کو جاری کیا زمین کی نایابی کی وجہ سے کوئٹہ تحصیل کے تمام اراضی کو مفاد عامہ کے لئے مختص کیا گیا جبکہ باقی اضلاع میں ستر پرسنٹ سرکاری مقاصد کے لئے چھوڑ (دیئے گئے مگر جون 1991 سے مارچ 1992ء تک غیر قانونی طور پر اوھا دھند انداز میں خاص طور پر کوئٹہ میں غیر قانونی الاٹمنٹ کی گئی جو کہ لینڈ لیز پالیسی کے منافی تھے بلکہ نہایت سستے داموں میں اپنے دوستوں اور عزیزوں کو دیئے گئے لہذا ان الاٹمنٹ کو مفاد عامہ کی خاطر منسوخ کرنا پڑا ان ناجائز الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کے لئے باقاعدہ ایک بل تیار کرکے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور اس کے بعد اسمبلی نے اس بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کی مزید چند دن کے لئے اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس ضمن میں کئی میٹنگیں منعقد کئے اور طویل عرصے کو غور و خوص کے بعد اپنے آخری میٹنگ مورخہ 25 جون 1996ء کو یہ بل اپنی سفارشوں کے ساتھ صوبائی اسمبلی میں اس بل کو منظور کرنے کے لئے ایک سفارش کی اور مورخہ 19 ستمبر1996ء کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں اس بل کو منظور کرنے کے لئے پیش کیا جس پر صوبائی اسمبلی نے چونکہ میں اس وقت موجودہ نہیں تھا میں کوئٹہ سے باہر گیا ہوا تھا تو اس پہ صوبائی اسمبلی نے یہ صادر فرمایا کہ صوبائی وزیر مال 2 اکتوبر کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں باقاعدہ تحریک پیش کرے گا تو لہذا میں ممبران اسمبلی اور اپوزیشن اور سرکاری بنچز کے دوستوں سے گزارش کرتا

ہوں کہ آپ اس مسودہ قانون کی منظوری میں تعاون کریں کیونکہ آپ سب کو پتہ ہے کہ جس طریقے سے یہاں بلوچستان میں لینڈ لیز پالیسی پہ عمل کیا گیا تھا وہ بالکل لینڈ لیز پالیسی کے خلاف تھا مہربانی جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : دیگر معزز رکن اگر کوئی بولنا چاہیں؟

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر صاحب ایک تو اسمبلی کا مین کام ہوتا ہے قانون سازی اور دوسرا ہے بجٹ سازی بدقسمتی یہ ہے کہ جس طرح عام پاکستان کی جو روایتی اسمبلیاں ہے وہاں نہ قانون سازی ہوتی ہے اور نہ بجٹ سازی لیکن خاص کر ہماری جو اسمبلی ہے تین سال پورے ہونے کے بعد ایک اچھا سا بل وزیر مال صاحب نے پیش کیا ہے یہ قابل ستائش ہے اور اس کی ہم بھرپور حمایت کریں گے۔

کیونکہ یہ الاٹمنٹ میں اس وقت بھی یہ بتا رہا تھا کہ یہ خطرہ ہے کہ جس ایوان میں ہم بیٹھے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ حکومت جو ہے یہ ایوان کسی کو الاٹ کرکے اور ہم الاٹ شدہ زمین میں کسی کی ناجائز زمین پر بیٹھ کر اور یہاں پر قانون سازی کریں تو ہم قانون سازی کریں تو ہم اس کی حمایت کریں گے انشاء اللہ آئندہ جو بھی ایسا بل آئے گا جو مفاد عامہ کی خاطر ہو اور بلوچستان کے عوام کے مفاد میں ہو اپوزیشن کی طرف سے ہم حمایت کریں گے لیکن صرف ایک چیز کی وضاحت وہ مطلوب ہے کہ سرکاری آراضی جو یہاں پر ذکر ہے تو کیا وہ بلا توندہ زمین ہے اس پر جھگڑا ہوا تھا یہاں چشمہ اچوزئی سریاب اور آس پاس کے جو کوئٹہ کے آس پاس قبائل کی جو زمینیں ہیں اس پر اس وقت ایک بل لایا تھا اور پھر اس کے پس منظور میں میں نے ایک ترمیم پیش کیا تھا پھر وہ بل واپس کردیا تھا یہ سرکاری آراضی کی وضاحت ہونی چاہئے تاکہ یہ کوئٹہ کے آس پاس کے جو زمینیں ہیں قبائل کی اور جس پر جھگڑے بھی ہوتے ہیں۔ خاص کر کچلاک کا گزشتہ سال یہاں پر تھوڑا جھگڑا ہوا تھا پھر نواب صاحب نے مداخلت کرکے اس کو ختم کردیا تھا نہ انتظامیہ سمجھتی ہے کہ عوامی زمین کونسی ہے گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ سرکاری زمین کونسی ہے تو

اس کا آج وضاحت ہو یا کل ہو یہ کیا معاملہ ہے کوئٹہ کے آس پاس مختلف قبائل کے جو قابل وضاحت بھی اور اس کی وضاحت مطلوب ہے اور باقی بل کی حد تک ہم حمایت کریں گے۔

میر محمد اسلم بلیدی (وزیر مال) : جیسے کہ مولانا صاحب نے کہا تھا یہ مسودہ قانون صرف اور صرف سرکاری زمینوں کی ہیں۔ Land-Not Private Land پرائیویٹ لینڈ تو لوگوں کے اپنے ہوتے ہیں ان کے نام پر ہوتی ہیں یہ جو State کنسلیشن (Conslation) کا مسودہ قانون ہم نے اس وقت اسمبلی میں لیا ہے تو اس میں یہ ہے کہ جو اسٹیٹ لینڈ State Land Legally لوگوں کو الاٹ ہوئے ہیں ان کی کنسلیشن (Conslation) کے لئے مولانا صاحب (مہربانی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی اب مسودہ قانون نمبر1 کو کلاز وائز زیر غور لایا جائے۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر1 کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر2 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر3 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ کہ کلاز نمبر4 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ کہ کلاز نمبر5 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ کہ کلاز نمبر6 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ کہ کلاز نمبر7 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ کہ کلاز نمبر8 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ کہ کلاز نمبر9 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی سوال یہ کہ کلاز نمبر10 کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی۔ وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

میر محمد اسلم بلیدی (وزیر مال) : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے سرکاری آراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کے مسودہ قانون مصدرہ 1994ء کو منظور کیا جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ بلوچستان سرکاری آراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کے مسودہ قانون مصدرہ 1994ء کو منظور کیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک منظور ہوئی۔ اور مسودہ قانون منظور ہوا اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 3 اکتوبر 1996ء بوقت 00-11 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر پچیس منٹ (قبل از دوپہر) مورخہ 3 اکتوبر 1996ء کی صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)